بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ

اور جب کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے درجے بلند فرمائے گا (مجادلہ: ۱۱)

سلام و قیام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۸

اِدارۂ مسعودیہ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

Jamia Naqshbandia
Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhala (A.K.)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

○

وہ کیسی مبارک ساعت ہوگی جب اللہ نے اپنے نور سے نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا فرمایا[1]، آپ کے ذکر کو بلند فرمایا[2] ــــــ پھر یہ خوشخبری سنائی "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں"[3] ــــــ کائنات میں کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ نہ ہو[4]، وہ تو لامکان و لازماں ہے، کوئی جگہ نہیں جو درود سے نہ گونج رہی ہو، لامکان و لازماں میں بہار آرہی ہے ــــــ ہمارے کان نہیں سن سکتے، ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں ــــــ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا؟ ــــــ رفعِ ذکر مطلوب ربِّ کائنات ہے، جس عمل سے رفعِ ذکر ہو بلاشبہ وہ بھی مطلوب ربِّ جلیل ہے ــــــ جب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی تو درود بھیجنے والا اللہ ہی اللہ تھا، پھر جب فرشتے پیدا کیے گئے تو وہ بھی درود بھیجنے لگے ــــــ ساری مخلوق کو اگر دس حصوں پر تقسیم کیا جائے تو ۹ حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ تمام مخلوق[5] ــــــ پھر اس مخلوق میں انسان کتنے ہیں؟ ــــــ ان انسانوں میں مسلمان کتنے ہیں؟ ــــــ ان مسلمانوں میں درود پڑھنے والے کتنے ہیں؟ ــــــ ہم گنتیاں گنتے رہیں، حساب کتاب لگاتے رہیں مگر اللہ کے فرشتے تو اَن گنت ہیں، ہر لمحہ و ہر آن درود بھیج رہے ہیں، سبحان اللہ! ــــــ جب یہ نوید سنائی گئی اور یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیہ[6] تو محبوب ربِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، صحابہ سے فرمایا، مجھے مبارک باد دو، آج مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے ــــــ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) نے مبارک بادیں پیش کیں[7] ــــــ آیتیں تو سب ہی قرآن کی ہیں مگر یہ آیت محبوب کی محبوب ہے ــــــ مبارک ہے وہ جس نے اس آیت شریفہ کو اپنی پہچان بنا لیا!

○

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک بلند کرنا اللہ تعالیٰ کا مطلوب و مقصود ہے[8]

Marfat.com

اسی لیے ولادت و بعثت سے لاکھوں سال پہلے اللہ نے ذکرِ پاک کی پہلی محفل سجائی جس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام شریک تھے[۹] ـــــ پھر ہر نبی نے اپنی اپنی اُمتوں میں محفلیں سجائیں اور آپ کی آمد آمد کی خوشخبریاں سُنائیں یہاں تک کہ آپ کا نام نامی سارے عالم میں جانا پہچانا ہوگیا[۱۰] ـــــ پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذکرِ پاک کی محفل سجائی جس میں ہزاروں اُمتی شریک ہوئے، اس محفل میں آپ نے اعلان فرمایا ـــــ "میں ایک رسول کی خوشخبری سُناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام "احمد" ہوگا[۱۱] ـــــ ان تمام محافل کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے، قرآن حکیم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنّتِ الٰہی بھی ہے، سنّتِ ملائکہ بھی ہے اور سنّتِ انبیاء بھی ہے ـــــ کوئی نبی نہیں جس نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور کوئی اُمت نہیں جس نے ذکرِ پاک کی محفل نہ سجائی ہو ـــــ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ہی کے وسیلہ سے دُعا مانگی جو قبول ہوئی[۱۲]، جب آدم علیہ السلام کی زبان پر نام نامی آیا تو اولادِ آدم اس ذکرِ پاک سے کیسے محروم رہ سکتی تھی؟ اسی لیے فرمایا اے ایمان والو! تم بھی دُرود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو[۱۳]

○

اللہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے[۱۴] ـــــ کس حالت میں بھیج رہا ہے؟ ـــــ کوئی نہیں بتا سکتا ـــــ کیا کھڑے ہو کر؟ ـــــ نہیں نہیں، کھڑا ہونا تو بندوں کی صفت ہے، ربِّ ذوالجلال کو اس سے کیا علاقہ؟ ہاں وہ اس حالت میں دُرود بھیج رہا ہے جس کو نہ دماغ سوچ سکتا ہے، نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لکھ سکتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا ہی کمال عظمت کی دلیل ہے، اس سے بڑھ کر آپ کی عظمت کی اور کیا نشانی ہوگی؟ ـــــ ہاں ربِّ جلیل اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے[۱۵] ـــــ اَن گنت فرشتے، پرا باندھے، صف بہ صف کھڑے، دُرود بھیج رہے ہیں[۱۶] ـــــ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ـــــ صلوٰۃ و سلام کے لیے کھڑا ہونا تو ان فرشتوں کی سنّت ہے ـــــ آیت کریمہ میں پہلے ہی اشارہ فرما دیا ورنہ فرشتوں کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟ ـــــ اللہ اللہ، فرشتے ہمارے دائیں بائیں[۱۷] ـــــ فرشتے ہمارے آگے پیچھے کھڑے[۱۸] دُرود بھیج رہے ہیں ـــــ

Marfat.com

ہم بھیجیں نہ بھیجیں، ہم کھڑے ہوں یا نہ ہوں، وہ تو کھڑے ہوئے دُرود بھیج رہے ہیں ——
ہم کو خبر تک نہیں، قرآنِ حکیم ہم کو بتا رہا ہے، "ہاں قسم ہے ان پرا باندھے صف بہ صف کھڑے فرشتوں کی"[19] —— محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ جنازہ میں کھڑے ہو کر دُرود پڑھا کرتے تھے —— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جسدِ اطہر تخت پر کفنا کر لٹا دیا گیا تو حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ فوج در فوج صلوٰۃ سلام پیش کیا۔[20] پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پہلے مدینہ منورہ کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، اس کے بعد بچّوں نے باری باری، فوج در فوج آپ کے جسدِ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا،[21] یہ سلسلہ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا —— تو کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا سنّتِ صحابہ بھی ہے۔ آج روضہ انور کے سامنے سب کھڑے ہو کر ہی دُرود وسلام پیش کرتے ہیں ——

قیام کا حکم تو قرآنِ کریم میں بھی ہے اور قرینہ بتاتا ہے کہ یہ حکم سلام وقیام کو بھی شامل ہے —— سلام وقیام، علمِ الٰہی میں تھا —— مستقبل میں ہونے والے کاموں کے اشارے قرآنِ حکیم میں کر دیئے گئے مثلاً سواری کے جانوروں کا ذکر کر کے فرمایا کہ "ہم وہ سواریاں پیدا کریں گے جس کی تمہیں خبر نہیں"[22] —— آج وہ سواریاں ہم نے دیکھ لیں اور دیکھ لیں گے —— ایک جگہ فرمایا "ہم اُنھیں دُنیا بھر میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود اُن کے وجُود کے اندر"[23] —— آج ہزاروں نشانیاں ہم نے دیکھ لیں اور وجُود کے اندر کا یہ راز معلوم ہو گیا کہ سانس کی نالی میں کلمہ "لا الٰہ اِلّا اللہ" اور داہنے پھیپھڑے پر "محمد رسول اللہ" لکھا ہُوا ہے[24] —— تو عرض یہ کرنا ہے کہ علمِ الٰہی میں تھا کہ محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہُوا کریں گے چنانچہ ارشاد فرمایا —— "اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو، اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"[25] —— یعنی میرِ مجلس یا بانئ محفل کھڑے ہونے کے لیے کہے تو حاضرینِ محفل بلا حیل وحجت کھڑے ہو جایا کریں، اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں اور علماء کے درجے بلند فرمائے گا —— بے شک اللہ ہمارے کھڑے ہونے کو دیکھ رہا ہے[26] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سلام وقیام کو ملاحظہ

Marfat.com

فرما رہے ہیں[۲۷] ـــــ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھ رہے ہیں تو کون ہے جو صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑا ہونا نہ چاہے گا؟ ـــــ مگر پھر بھی بعض حضرات سلام وقیام کے وقت نفرت وحقارت سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ کل قیامت کے دن جب منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور ہمارے پاؤں ہمارے خلاف گواہی دیں گے[۲۸] اور یہ کہیں گے "خدایا! جب حاضرینِ محفل تیرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھ رہے تھے تو یہ نفرت وحقارت سے اُٹھ کر اُلٹے پاؤں واپس جا رہا تھا" ـــــ کیا ربِّ جلیل کے سامنے اس بیان سے ہمارا سر اُونچا ہوگا یا نیچا؟ ـــــ یہ فیصلہ آپ خود فرمائیں ـــــ ہم فائیو اسٹار ہوٹلوں میں بھی ٹھہرتے ہیں اور وہاں دینی محفلوں میں شریک بھی ہوتے ہیں جب کہ سب کو معلوم ہے کہ فائیو اسٹار ہوٹل منکرات اور محرمات کے مراکز ہیں اور ایسے مراکز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن بچانے کی ہدایت فرمائی ہے ـــــ کوئی دامن نہیں بچاتا، سب جوق در جوق جاتے ہیں ـــــ

○

بے شک اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سُنّت ملائکہ بھی ہے اور سنّت صحابہ بھی ہے اور سنّت علماء وصلحاء بھی ـــــ آج سے کچھ کم سات سو برس پہلے جلیل القدر عالم وعارف امام تقی الدین سبکی[۲۹] (م۔ ۷۵۶ھ/ ۱۳۵۵ء) کی محفل میں علماء کرام کا عظیم اجتماع تھا، اس محفل میں ایک عاشق رسول نے امام صرصری[۳۰] کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ "عزّت اور شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل سُن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں"[۳۱] ـــــ یہ شعر سُننا تھا کہ میر مجلس امام تقی الدین سبکی کھڑے ہو گئے، وہ کیا کھڑے ہوگئے تمام علماء کھڑے ہو گئے ـــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ فرشتے بھی تو کھڑے ہیں! ـــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ صحابہ بھی تو کھڑے ہُوئے تھے! ـــــ کھڑے ہونے کا یہ سلسلہ چل نکلا ـــــ کچھ کم چار سو برس پہلے محدثِ وقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م۔ ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) بھی صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس کو عظیم سعادت سمجھتے ہُوئے وسیلۂ نجاتِ اُخروی تصوّر فرماتے تھے ـــــ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے مرشدِ کریم حضرت حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی (م۔ ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء)

Marfat.com

کوئی سو برس پہلے صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس میں بے حد سرور و کیف پاتے [۳۳] ___ یہ محدثین و علماء ملتِ اسلامیہ کے پاسبان تھے ___ افسوس ایسے عرفاء و علماء پر تنقید ہماری عادت بن گئی ___ قرآنِ کریم میں تو لکھا ہے کہ جب سرکشوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی (ناقۃ اللہ) [۳۴] کی شان میں دست درازیاں کیں تو آن کی آن میں وہ تباہ و برباد کر دیئے گئے [۳۵] ___ ہم اللہ کے دوستوں (اولیاءُ اللہ) کی شان میں مسلسل زبان درازیاں کر رہے ہیں حتیٰ کہ ان کے نیک اعمال کو کفر و شرک سے تعبیر کر رہے ہیں تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ ___ ہم خود عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں ___ دین کیلئے ہزاروں کاوشوں کے باوجود عالمِ اسلام پر ظلمت کے بادل چھا رہے ہیں ___ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ___ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ ___ اندھیرا بڑھ رہا ہے، ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا ___ اپنے دل سے پوچھیں، وہی ٹھیک بات بتاتا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے فیصلہ طلب کرو ___

الحمد للہ صلوٰۃ وسلام کے لیے ہمارے وہ تمام اسلاف کھڑے ہوتے تھے جن کی تقویٰ و پرہیزگاری، طہارت و صداقت، پاکیزگی و پارسائی کی ہم قسم کھا سکتے ہیں [۳۶] ___ عالمی سطح پر ہر برِّ اعظم میں ذکرِ پاک کی محفلیں ہوتی ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے [۳۷] حتیٰ کہ سعودی عرب میں جہاں مواجہہ شریف کے علاوہ کسی محفل پاک میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ممنوع ہے (مگر جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم ہے) وہاں پر پابندی کے باوجود دیہاتی لوگ ۱۲ ربیع الاول کو مذہبی عیدوں میں ایک عید تصور کرتے ہیں، ولادت کی رات ذکرِ ولادت کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں [۳۸]، یہ دیہاتی مسلمان عربوں کا معمول ہے ___ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے پیاروں کے راستے پر چلتے رہو، دانائی یہی ہے کہ ہم عشق کو عقلِ نارسا کے بھینٹ نہ چڑھائیں اور اپنی محبت کو رسوا نہ کریں ___

حقیقت یہ ہے کہ سلام کے مزاج میں کھڑے ہونا ہے چنانچہ روضۂ انور کے سامنے آج بھی کھڑے ہو کر ہی صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے ___ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حضور بھی کھڑے ہو کر ہی سلام پیش کرتے ہیں ___ حضور انور صلی اللہ

Marfat.com

کر رہی ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں، "یارسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ حقدار تو ہم ہیں" (کہ آپ کو سجدہ کریں) ــــــ آپ نے فرمایا، "میری اُمت میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے"[۵۳] ــــــ

(۲) ایک باغ میں دو سرکش اونٹ آپ کے حضور سجدے میں گرے ہوئے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کر رہے ہیں ــــــ "حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے؟" ــــــ فرمایا ــــــ "سجدہ میرے لیے نہیں"[۵۴] ــــــ

(۳) ایک فربہ اُونٹ سامنے آیا، سجدہ میں گر پڑا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ــــــ "چوپاؤں سے زیادہ تو ہم کو چاہیئے کہ حضور کو سجدہ کریں" ــــــ فرمایا ــــــ "کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں"[۵۵] ــــــ چوپائے کیوں نہ سجدہ کریں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں ــــــ "میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں"[۵۶] ــــــ

آپ نے ملاحظہ فرمایا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی کیسی تڑپ تھی؟ یہ اُن کا ادب تھا ــــــ وہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا ادب کرتے تھے[۵۷] ــــــ ایسا ادب جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اِس ادب سے اُنھوں نے بلند رُتبے پائے ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کا سلیقہ تعلیم فرمایا، اور اُنھوں نے ہم کو سکھایا ــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے انسانوں، سارے فرشتوں، سارے نبیوں سے افضل ہیں جب آپ نے اہلِ بیت اطہار، ازواج مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے قیام فرمایا تو پھر آپ کے لیے قیام کیوں نہ کیا جائے؟ ــــــ یہ سوال عہدِ جدید کے بچے کے ذہن میں آسکتا ہے ــــــ مگر اس کا کوئی جواب نہیں ــــــ! اور عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے تو سراپا ادب تھے ــــــ ان کے سامنے یہ سوال تھا ہی نہیں، وہ تو جان و دل سے فدا تھے ــــــ

ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اُٹھنے کو ناپسند فرماتے تھے جس کا رواج عجمیوں میں تھا[۵۸] ــ جس کا رواج ہمارے ہاں بھی تھا اور اب بھی ہے ــــــ اس رواج سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے اور جس کے لیے کھڑا ہوا جائے اس کی فرعونیت بڑھتی جاتی ہے ــــــ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جہاں گیر

Marfat.com

بادشاہ کے دربار میں ایک وزیر کھڑا تھا، ایک لمحہ کے لیے اُس کی نظر بادشاہ سے ہٹ کر اپنے کپڑوں پر چلی گئی، بادشاہ نے دیکھ لیا اور غضبناک ہوکر فرمایا ــــــ "مَیں اِس بات کو برداشت نہیں کرسکتا، میرا وزیر میرے حضور میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے"[۵۹] ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کھڑا ہونا پسند نہ تھا جو خادم کو ذلیل اور مخدوم کو مغرور بنا دے ــــــ جیسے بادشاہ کے سامنے درباریوں کا کھڑا ہونا ــــــ جیسے حاکم اعلیٰ کے سامنے محکوموں کا کھڑا ہونا ــــــ جیسے زمیندار کے سامنے کسانوں کا کھڑا ہونا ــــــ جیسے جاگیردار کے سامنے ملازموں کا کھڑا ہونا ــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہانہ شان و شوکت اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ کو کبھی پسند نہ فرمایا ــــــ ایسی سادہ زندگی اختیار فرمائی کہ شاہانِ عالم کے سارے پروٹوکول آپ کی سادگی پر قربان! ــــــ آپ نے مسکینوں کے طرزِ زندگی کو اپنایا اور ان کو وہ حوصلہ دیا کہ وہ دُنیا کے قائد و رہبر بن کر اُبھرے ــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانوں کو عزت دینے آئے تھے، یہ کیسے گوارا فرماتے کہ انسان، انسان کی تذلیل کرے؟ ــــــ آپ نے اعلان فرما دیا ــــــ "جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لینا چاہیئے"[۶۰] ــــــ کھڑے ہونے والوں کے لیے کچھ نہ فرمایا، دل کے روگی کو وعید سُنائی ــــــ بے شک کسی کے خوف یا خوشامد کی وجہ سے کھڑے ہونے کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا۔ ہاں، کسی کے لیے خلوص و محبت اور عزت و احترام کا جذبہ ہو تو پھر ایسے کھڑے ہونے کو نہ صرف یہ کہ پسند فرمایا بلکہ آپ نے خود قیام فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا ــــــ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کمال محبت اور ان پر کمالِ شفقت کی وجہ سے اپنے لیے اُن کا اُٹھنا پسند نہ فرماتے تھے[۶۱] ــــــ اللہ اکبر! آپ کی مہربانی و شفقت کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے اُٹھنے کی ادنیٰ تکلیف بھی گوارا نہ فرمائی جب وہ تکلیف، تکلیف تھی ہی نہیں، عین راحت تھی ــــــ قرآن حکیم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر آپ کی کمال شفقت و مہربانی کا اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے ــــــ "وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر مہربان، مہربان"[۶۲] ــــــ اللہ اکبر! اتنے شفیق و کریم کہ مسلمانوں کو ذراسی تکلیف بھی نہ ہونے دیں، ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کے چاہنے والے، ــــــ ہاں اس عادت شریفہ پر ہی یہ انعامِ خاص عطا فرمایا گیا کہ ربّ ذوالجلال نے اپنے دو ناموں سے آپ کو مشرف فرمایا

Marfat.com

——— اللہ بھی رؤف و رحیم[۶۳] اور آپ بھی رؤف و رحیم[۶۴] ——— سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شفقت و مہربانی کو جب ہم آپ کی تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہونے کا بہانہ اور دلیل بناتے ہیں تو عقل حیرت سے ہمارا مُنہ تکتی ہے ——— دل ٹکڑے ٹکڑے ہُوئے جاتا ہے اور عشق اشکبار ہے ——— کیا اُن کا چاہنے والا اس طرح بھی سوچ سکتا ہے؟ ——— کیا قیامت ہے کہ بندگی اور نیازمندی کے سارے آداب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دیئے جائیں اور تعظیم و تکریم کی ساری ادائیں اپنے لیے مخصوص کر لی جائیں! ——— یہ کیسا انصاف ہے، یہ کیسی محبت ہے؟ ——— عقل حیران ہے ———

سوال کرنے والا سوال کر سکتا ہے کہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً تعظیم کے لیے کھڑا ہونا پسند نہ تھا تو پھر اپنے پیاروں کے لیے آپ کیوں کھڑے ہُوئے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم کیوں دیا؟ ——— اس کا کوئی جواب نہیں ——— آپ نے ناپسندیدہ بات کا کبھی حکم نہیں دیا، جو خود پسند فرمایا، اُسی کا حکم دیا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ہی آپ کو ناپسند تھا تو کیا آپ نے ناپسندیدہ بات کا حکم دیا؟ ——— معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! ——— اس کا تو کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا ——— کسی کے لیے دل میں پیار و محبت ہو تو خود بخود کھڑے ہونے کو جی چاہتا ہے، نفرت و عداوت ہو تو کھڑا ہونا تو درکنار سلام کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا ——— یہ انسان کی فطرت ہے ——— کسی کے لیے ذوق و شوق سے کھڑا ہونا، خلوص و محبّت کی علامت ہے اور نہ کھڑے ہونا نفرت و عداوت کی ——— کسی کی دل سے تعظیم و تکریم کرنی ہوتی ہے تو ہم کھڑے ہوتے ہیں، تذلیل و تحقیر کرنی ہوتی ہے تو ہم بیٹھے رہتے ہیں ——— یہ ہماری عادت ہے ——— ہم اپنی اداؤں سے محبت و اُلفت اور نفرت و عداوت کا اظہار کرتے ہیں ——— اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا ہے[۶۵]۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تعظیم و تکریم کے لیے کھڑا ہونا تاریخ کے ہر دَور میں عزّت و احترام کی علامت رہی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خلوصِ دل کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا اہلِ بیت اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب ہی کی سنت ہے ——— اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ کھڑے ہوں گے تو کس کیلئے کھڑے

Marfat.com

ہوں گے؟ ـــــ ذرا اپنے دل سے پوچھیں، دل ہی سچی بات بتاتا ہے ـــــ بلاشبہ آپ ساری مخلوق سے افضل ہیں، کائنات کے مطلوب اور اللہ کے محبوب ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے ـــــ

(۲) جہاں تک ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تعلق ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حاضری کا ادب یہی سکھایا ہے کہ حاضر ہونے والا ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کھڑے ہوتے تھے جبھی تو شیخ محدث دہلوی یہ فرمارہے ہیں ـــــ "و در آں جنابِ عظمت دست راست را بر دست چپ بنہد چناں چہ در حالت نماز کنند"[۶۶] ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ اگر نماز کی حالت میں یاد فرمائیں تو حاضر ہونا ہی ہوتا ہے[۶۷] تو پھر نماز کی طرح ہاتھ باندھنے کی بات کیا کی جائے؟ ـــــ

(۳) اصل میں اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے[۶۸] اور نیتوں کا حال اللہ کو معلوم ہے، ہم اپنے بھائیوں سے اچھا ہی گمان رکھیں ـــــ دوسروں سے بدگمانی نہ کریں کہ بعض بدگمانیاں گناہِ کبیرہ ہیں[۶۹] ـــــ اہلِ سنّت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر محفل میں تشریف لاتے ہیں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ اپنی حریمِ ناز سے سب کچھ ملاحظہ فرمارہے ہیں[۷۰] ـــــ وہ دُور ہوتے ہُوئے بھی ہمارے قریب ہیں اور بہت قریب[۷۱] ـــــ آپ کو اللہ نے شاہد بنا کر بھیجا[۷۲] اور شاہد وہ ہے جو ہمارے قریب ہو اور ہمیں دیکھ بھی رہا ہو ـــــ بلاشبہ وہ ہمارے قریب ہیں[۷۳] ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت عالی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں جس کو چاہتا ہے یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں[۷۴] ـــــ یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں ـــــ ہماری عقل میں کیا آتا تھا؟ ـــــ اب سب کچھ آنے لگا جو نہیں آتا وہ بھی آنے لگے گا ـــــ ہم اس حد تک آگے چلے گئے کہ صلوٰۃ و سلام کے لیے کھڑے ہونے والوں کو کافر و مشرک کہنے لگے اور یہ خیال تک نہ کیا کہ ہم نے یہ حکم لگا کر ماضی و حال کے کروڑوں مسلمانوں اور علماء و مشائخ کو بیک جنبشِ قلم کافر و مشرک بنا دیا ـــــ افسوس ہم نے یہ کیا کیا؟ ـــــ کیا کسی عاشق نے اپنے محبوب کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے والوں کے خلاف کبھی ایسی مہم چلائی؟ اور ایسا

Marfat.com

حکم لگایا ہے ـــــ محبت کی پوری تاریخ خاموش ہے ـــــ کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی ـــــ ہم قومی جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ـــــ اپنے دل سے پوچھئے کیا دو عالم کے تاجدار، آقائے نامدار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ وسلم قومی جھنڈے اور قومی ترانے سے بھی کم ہیں؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نہیں نہیں وہ تو اُس قوم کی آبرو ہیں جس کی نسبت سے اس جھنڈے اور اس ترانے کو یہ عزت ملی کہ اس کے لیے ہم سب کھڑے ہوتے ہیں ـــــ جب یہ جھنڈا اور ترانہ قابلِ تعظیم ہے تو جس کے صدقے میں ہمیں یہ دونوں ملے وہ کیوں قابلِ تعظیم نہ ہوگا ـــــ ہماری عقل یہی کہتی ہے، ہمارا ضمیر یہی کہتا ہے، ہاں ع آبروئے ما ز نام مصطفیٰ ست! ـــــ بے شک صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونا سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ وصلحاء بھی ہے ـــــ جھنڈے کی سلامی، قومی ترانے کے لیے قیام نہ سنت ملائکہ ہے، نہ سنت صحابہ، نہ سنت صلحاء وعلماء ـــــ جس عمل میں نہ ثواب ہو اور نہ عذاب اُس سے بدرجہا بہتر وہ عمل ہے جس میں ثواب ہی ثواب ہو ـــــ صلوٰۃ وسلام کی شان قرآن حکیم نے یہ بتائی کہ جو درود پڑھتا ہے اللہ اور اُس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں[۵]، سبحان اللہ، سبحان اللہ! ـــــ اور درود پڑھنے والے کی حدیث پاک میں یہ شان بتائی کہ اللہ اور اس کے فرشتے ایک بار درود پڑھنے والے پر دس بار درود بھیجتے ہیں[۶] ـــــ اللہ اکبر! یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے اس پر درود وسلام نہیں بھیجیں گے ـــــ قرآن کریم میں تو بہت سے مقامات پر کھڑے ہونے کا ذکر ہے ـــــ اللہ ورسول کی تعظیم کے لیے، ذکر وفکر کے لیے[۷] ـــــ جب اللہ اور اس کے فرشتے درود وسلام پڑھنے والوں پر درود بھیج رہے ہیں تو پھر ہم سلام و قیام سے منہ پھیر کر کیوں اتنی بڑی دولت سے محروم ہو رہے ہیں؟ ـــــ اللہ عطا فرما رہا ہے، اُس کے فرشتے دے رہے ہیں مگر ہم نہیں لے رہے، حیف! ہم کیا کر رہے ہیں! ـــــ قرآن کریم میں فرمایا، "آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے"[۸] ـــــ بے شک ہر آن بلندیاں اُن کے قدم چومتی رہیں گی، اُن کا چرچا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ آپ کو مقام محمود پر سرفراز کیا جائے گا[۹] ـــــ جہاں سب آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے ـــــ

Marfat.com

مندرجہ بالا حقائق وشواہد کے باوجود اگر کوئی قیام کو نئی بات تصور کرتا ہے تو اس کے اطمینان قلب کے لیے قرآن وحدیث کافی ہے ـــــ قرآنِ حکیم میں رضائے الٰہی کے لیے نئی بات جاری کرنے والے اور اُس پر قائم رہنے والے کے لیے اجر وثواب کی بشارت سُنائی گئی ہے[۸۰] ـــــ اور حدیث شریف میں ایسی اچھی بات نکالنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو دُھرے ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہے[۸۱] ـــــ ہاں سنّت رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنے والے کو ضرور ضلالت وگمراہی کی وعید سُنائی گئی ہے[۸۲] ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم سے اور اچھی بات کیا ہوگی، قرآن کریم میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے[۸۳] ـــــ اس میں ثواب ہی ثواب ہے ـــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اندازِ فکر تو وہ ہے جو اَبُوجہل اور اَبُولہب نے اختیار کیا تھا ـــــ وہ آپ کو صرف اپنے جیسا بشر جانتے اور مانتے تھے ـــــ مگر دوسرا اندازِ فکر وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا ـــــ وہ آپ کو اللہ کا رسول جانتے اور مانتے تھے ـــــ ساری خرابیوں کی جڑ یہ تصوّر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صرف بشر ہیں ـــــ اور ساری اچھائیوں کی اصل یہ تصوّر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل وآخر اللہ کے رسول اور محبوب ہیں ـــــ اللہ نے آپ کو سارے جہاں کا ہادی ورہبر اور محبوب ومطلوب بنایا ـــــ محبّت کی فطرت میں نکتہ چینی نہیں ـــــ وہ ہر اُس ادا کو پسند کرتی ہے جس سے محبوب کی تعظیم وتکریم اور تعریف وتوصیف ہو ـــــ سلام وقیام بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کا والہانہ انداز ہے، محبّت کا تقاضا تو یہی ہے کہ یہ انداز اچھا لگنا چاہیئے ـــــ

سچی بات یہ ہے کہ سلام وقیام کا مقصود تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے جس کا ہمیں قرآن میں بار بار حکم دیا گیا ہے ـــــ آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط الآیہ نازل کر کے تعظیم وتکریم کا سلیقہ بتا دیا ـــــ دُرود وسلام کے لیے نہ کسی وقت کا تعیّن فرمایا، نہ کسی خاص ہیئت کا بلکہ فرشتوں کی طرف اشارہ کر کے صلوٰۃ وسلام کیلئے ہر ہیئت کو جائز قرار دے دیا ـــــ بعض فرشتے قیام کی حالت میں ہیں، بعض رکوع کی حالت میں، بعض سجدے کی حالت میں اور بعض قعود کی حالت میں ـــــ مقصود تعظیم رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، خواہ بیٹھ کر کی جائے یا کھڑے ہو کر، ہر حالت میں ثواب ہی ثواب

Marfat.com

ہے ــــ اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے ــــ "جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے"[۵۵] ــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی اللہ ہی کی یاد ہے بلکہ یہ تو اللہ کی محبوب یاد ہے، محبوب ذکر ہے ــــ غور فرمائیں نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر ذکر کرنے کا حکم دیا، اس میں رازِ محبت پوشیدہ ہے جو محرم راز ہیں، جانتے ہیں ــــ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ صلوٰۃ وسلام کھڑے ہو کر پیش کریں، یہ سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ بھی اور سنت علماء وصلحاء بھی ــــ انھیں کی راہ پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں ــــ

ع
عطا اسلاف کا سوز دروں کر!
شریک زمرۂ لَا یَحْزَنُوْا کر! آمین!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

حواشی

۱؎ مصنف ابن عبد الرزاق و فتاویٰ حدیثیہ، ص ۲۸۹ ۲؎ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴
۳؎ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶ ۴؎ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۱۵
۵؎ الکلام الاوضع، کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۱ بحوالہ مستدرک و طبری ۶؎ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۷؎ معارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۱۲، لاہور ۸؎ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴
۹؎ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱ ۱۰؎ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۳۶
۱۱؎ سورۃ الصف، آیت نمبر ۶ ۱۲؎ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۲، ص ۱۵۰
۱۳-۱۴؎ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶ ۱۵؎ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۱۶؎ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱ ۱۷؎ سورۃ قٓ، آیت نمبر ۱۸
۱۸؎ سورۂ رعد، آیت نمبر ۱۱ ۱۹؎ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

Marfat.com

٢٠ فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴ بحوالہ بیہقی وحاکم وطبرانی   ٢١ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

٢٢ سورۂ نحل، آیت نمبر ۱۸   ٢٣ سورۂ فصلت، آیت نمبر ۵۳

٢٤ روزنامہ "البلاد" (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ   ٢٥ سورۂ مجادلہ، آیت نمبر ۱۱

٢٦ سورۂ شعراء، آیت نمبر ۲۱۸   ٢٧ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۰۴

٢٨ سورۃ النور، آیت نمبر ۲۴

٢٩ اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے امام تقی الدین سبکی کی جلالت شان کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو "امام جلیل مجتہد کبیر" تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ اُن کے اجتہاد پر علماء کا اجماع ہے۔ (قلمی دستخطی فتویٰ بحوالہ اقامۃ القیامہ، لاہور، ص ۱۳ و ۳۳)

٣٠ یحییٰ بن یوسف صرصری (م ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء) اپنے وقت کے جلیل القدر فقیہ اور ادیب و شاعر تھے۔ (عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین، بیروت، ج ۱۳، ص ۳۳۶-۳۳۷)

٣١ طبقات الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۰۸، مصر

٣٢ اخبار الاخیار، ص ۶۲۴، کراچی   ٣٣ فیصلۂ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات)، لاہور، ص ۱۱۱

٣٤ سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۳۷   ٣٥ سورۂ یونس، آیت نمبر ۶۲

٣٦ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۷ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (اقامۃ القیام)

٣٧ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شکاگو میں ۲۶ اور ۲۷ اگست ۱۹۹۵ کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہو کر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ)، شمارہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

٣٨ عاتق بن غیث البلادی: الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ۱۹۸۲ء   ٣٩ بخاری شریف، ص ۹۴۱-۹۱۹

٤٠ الانوار المحمدیہ من مواہب المحمدیہ، ص ۲۰۱   ٤١ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸: ترمذی، ج ۲، ص ۴۰۴

٤٢ ہاشم تتوی: بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۴۹ (قلمی)   ٤٣ بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۵۰

٤٤ ایضاً، ورق ۲۵۰   ٤٥ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۵۳۴، ج ۲، ص ۸۷۷؛ مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۰۵

٤٦ سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸   ٤٧ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۳۶۵؛ مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۶۶، سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۳۸۷   ٤٨ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۹۲۶؛ سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸

٤٩ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۶۳۶؛ ج ۲، ص ۹۲۶

Marfat.com

۵۰؎ بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء؛ مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۵۱؎ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۵۹۴، بیروت ۱۹۷۹ء ۵۲؎ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۹

۵۳؎ غلام جیلانی میرٹھی: بشیر القاری بشرح صحیح البخاری، دہلی، ص ۲۱۸ ۵۴؎ ایضاً، ص ۲۱۹ ۵۵؎ ایضاً

۵۶؎ مسلم شریف ۵۷؎ بخاری، ج ۲، ص ۲۵۶؛ مسلم، ج ۲، ص ۲۹؛ مشکوٰۃ، ص ۴۷

۵۸؎ ابی داؤد، ج ۳، پارہ ۳۲، ص ۶۶۸؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸ ۵۹؎ احمد سرہندی: مکتوبات، دفتر دوم (ترجمۂ اردو) کراچی، مکتوب نمبر ۲۹۳، ص ۴۳۳ ۶۰؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۴؛ ابی داؤد، ج ۳، ص ۶۶۷، حدیث نمبر ۱۷۸۸، مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۶

۶۱؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۳؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۵

۶۲؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸ ۶۳؎ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۳؛ سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۱۷، سورۂ نحل، آیت نمبر ۴۷؛ سورۂ حج، آیت نمبر ۶۵، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۰، سورۂ حدید، آیت نمبر ۹، سورۂ حشر، آیت نمبر ۱۰ ۶۴؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸

۶۵؎ قرآن حکیم، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲، سورۂ فتح، آیت نمبر ۹، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۶۶؎ جذب القلوب الی دیار المحبوب، کلکتہ ۱۲۶۳ھ، ص ۲۳۳ ۶۷؎ سورۂ انفال، آیت نمبر ۲۴

۶۸؎ بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۰۱، لاہور ۶۹؎ سورۂ حجرات، آیت نمبر ۱۲

۷۰؎ قاسم نانوتوی، آبِ حیات، دہلی، ص ۳۷ ۷۱؎ المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۱-۲۲، بغداد

۷۲؎ سورۂ نسآء، آیت نمبر ۴۱؛ سورۂ نحل، آیت نمبر ۸۹؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۸ ۷۳؎ بخاری شریف، ج ۲، ص ۷۰۵، دہلی؛ مشکوٰۃ شریف، ص ۴۶۴، کراچی ۷۴؎ المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۴۷؛ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۴۱، دہلی

۷۵؎ سورۂ احزاب، آیت نمبر ۳۴ ۷۶؎ محمد علی الصابونی، روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۷

۷۷؎ سورۂ نسآء، آیت نمبر ۱۰۳؛ سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۱؛ سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۶۴ ۷۸؎ سورۃ الضحیٰ، آیت ۴

۷۹؎ سورۃ الاسراء، آیت نمبر ۷۹ ۸۰؎ سورۂ حدید، آیت نمبر ۲۷ ۸۱؎ مسلم شریف، دہلی، ج ۲، ص ۳۲۷؛ مشکوٰۃ شریف، کراچی، ص ۳۳ ۸۲؎ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۸۰؛ مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۶۹،

۸۳؎ سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۹؛ سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۸۴؎ ایضاً، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲ ۸۵؎ سورۃ النسآء، آیت نمبر ۱۰۳

ہدیہ ۵ روپے

Marfat.com

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کراچی

Idara-e-Mas'udia, Karachi

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

Idara-e-Mas'udia, Karachi

ادارۂ مسعودیہ کراچی

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com